221445- کیا اعتکاف کے دوران دوسروں سے بات کی جا سکتی ہے؟

سوال

کیا یہ بات درست ہے کہ اعتکاف کے دوران دوسروں سے گفتگو نہیں کرنی چاہیے؟

پسندیدہ جواب

اعتکاف کا مطلب ہے کہ: اطاعتِ الہی کیلیے مسجد میں رہنا۔

اور اعتکاف کا مقصد یہ ہے ہوتا ہے کہ انسان اللہ کی اطاعت کیلیے مکمل یکسو ہو جائے، اور ہر ایسی چیز سے دور رہے جو عبادت کی راہ میں رکاوٹ بنے، یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں خیمہ لگا کر اس میں بیٹھتے تھے، صرف اس لیے کہ یہ جگہ معتکف کیلیے مختص ہو اور مسجد میں دیگر افراد کیساتھ مشغول نہ رہے، اور ایک دوسرے کو نظر بھی نہ آئیں۔

معتکف کو ایسا ہی کرنا چاہیے تاہم اگر تھوڑی بہت گفتگو کر لے یا کسی ملنے والے کیساتھ چند لحات کیلیے حال احوال پوچھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تاہم یہ باتیں بالکل آہستہ ہونی چاہییں، تا کہ ذکر الہی، تلاوت قرآن، اور نوافل میں مشغول لوگوں کو تنگی نہ ہو۔

اسی طرح باتیں بہت ہی کم مقدار میں کی جائیں تا کہ اعتکاف کا ہدف متاثر نہ ہو۔

بخاری: (2035) اور مسلم: (2175) میں علی بن حسین کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ نے انہیں بتلایا کہ: "وہ ایک بار رمضان کے آخری عشرے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اعتکاف میں ملنے کیلیے آئیں، آپ کے ساتھ کچھ دیر گفتگو کی اور پھر جانے لگیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ [الوداع کرنے کیلیے] کھڑے ہو گئے"

اس حدیث کی شرح میں ابن دقیق العید رحمہ اللہ "الإحکام" (45/2) میں کہتے ہیں:
"اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ ایک خاتون کو اعتکاف میں بیٹھے ہوئے شخص سے ملاقات کی اجازت ہے، اسی طرح اس سے گفتگو کرنا بھی جائز ہے" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"اعتکاف کرنے والے شخص کے کام تین قسموں میں منقسم ہیں: جائز کام، مستحب کام اور ممنوع کام

1- مستحب کام یہ ہے کہ حصولِ قربِ الہی کیلیے اطاعت الہی اور عبادت میں مشغول رہے؛ کیونکہ اعتکاف کا مقصد اور مغز یہی ہے، اسی لیے اعتکاف صرف مسجد میں ہی ہو سکتا ہے۔

2- ممنوع کام یہ ہیں کہ: ایسے امور جو اعتکاف سے منافی ہیں مثلاً: انسان بغیر کسی عذر کے مسجد سے باہر چلا جائے، خرید و فروخت کرے، یا اپنی بیوی سے ہم بستری کرے، یا اسی طرح کے دیگر کام جن سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ امور اعتکاف کے ہدف سے متصادم ہیں۔

3- جائز کام یہ ہیں کہ: لوگوں سے بات چیت، اور حال احوال لینا یا اسی طرح کے دیگر معاملات جو اللہ تعالی نے ان کیلیے جائز قرار دیے ہیں" انتہی
"مجموع فتاوی و رسائل عثیمین" (175/20-176)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ مزید یہ بھی کہتے ہیں کہ :

"معتکف اپنے دیگر اعتکاف کے ساتھیوں سے بھی تھوڑی بہت گفتگو کر سکتا ہے، اسی طرح ملاقات کیلئے آنے والوں کیساتھ بھی مختصر گفتگو کر سکتا ہے" انتہی

ماخوذاز : "جلسات رمضانیۃ" (15/18) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

اور ایک جگہ کہتے ہیں :

"اعتکاف کا کیا ہدف ہے؟ کیا اس سے مراد یہ ہے کہ کچھ لوگ مل کر مسجد کے ایک کونے میں جمع ہو جائیں اور ادھر اُدھر کی ہانکنے لگیں ؟ یا اعتکاف سے مراد اللہ کی عبادت ہے ؟ یقیناً اعتکاف کا ہدف یہی دوسری بات ہے، لہذا دوست احباب کیساتھ گپ شپ میں اپنے قیمتی اوقات کو ضائع مت کریں، البتہ کبھی کبھار تھوڑی بہت گفتگو کی جا سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ صفیہ بنت حيي رضی اللہ عنہا سے رات کے وقت کچھ گفتگو فرمائی تھی، اور پھر جب وہ جانے لگیں تو انہیں گھر کیلئے الوداع کرتے ہوئے کھڑے بھی ہوئے" انتہی

"اللقاء الشهري" (8/70) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دوست احباب کا مل کر دنیاوی امور پر مشتمل مساجد میں گفتگو اگر معمولی ہو تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر زیادہ ہو تو مکروہ ہے، کیونکہ مساجد کو دنیاوی گفتگو کی جگہ بنانا مکروہ ہے، اس لیے کہ مساجد صرف ذکر الہی، تلاوتِ قرآن، پانچوں نمازوں اور دیگر نیکیوں کیلئے بنائی جاتی ہیں، مثلاً : درس و تدریس، اعتکاف، اور نوافل وغیرہ پڑھنا۔

اس لیے مسجد کو دنیاوی گپ شپ کیلئے استعمال کرنا مکروہ ہے، تاہم بھائی سے ملتے ہوئے اس کی کاروباری حالت، بچوں اور گھر والوں کے متعلق دیگر امور کی خیریت دریافت کر سکتا ہے، لیکن یہ باتیں مختصر سی ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے" انتہی

"فتاوی نور علی الدرب" (2/706)

مزید کیلئے سوال نمبر : (4448)، (49007) اور (106538) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم۔